ہوئے چھوڑ دینا جیسے صوفیہ شادی بیاہ چھوڑ کر عزلت نشیں ہو جاتے ہیں' یا کچھ لوگ اللہ کے نام پر سادھو بن کر نکل جاتے ہیں اور مانگ مانگ کر زندگی گذارتے ہیں' یہ سب بدعت میں داخل ہیں یہاں یہ بات ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ جس طرح بدعت ترکی ہوتی ہے اسی طرح سنت ترکی بھی ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر وہ کام جو آپ ﷺ نے نہیں کیا ہے اس کا نہ کرنا ہمارے لئے سنت ہے کیونکہ اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کے ہر تعبدی عمل میں ہمیں مکلّف بنایا ہے بشرطیکہ وہ فعل آپ کی خصوصیات میں سے نہ ہو لہذا فعل بھی سنت ہے اور ترک فعل (یعنی چھوڑنا) بھی سنت ہے جس طرح ہم آپ ﷺ کے کئے ہوئے عمل کو چھوڑ کر اللہ کا تقرب حاصل نہیں کر سکتے اسی طرح آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے کام کو انجام دے کر اللہ کا تقرب حاصل نہیں کر سکتے.

دین میں بدعت کا حکم:

اس میں کوئی شک نہیں کہ بدعت سراسر گمراہی' حرام اور نا قابل قبول ہے' لیکن بدعت کی نوعیت کے لحاظ سے حرمت کا حکم مختلف ہوتا ہے چنانچہ: ☆ بعض بدعتیں کفر ہوتی ہیں جیسے اہل قبور کے تقرب میں ان کی قبروں کا طواف کرنا' ذبائح اور قربانیاں پیش کرنا' نذریں ماننا' مردوں سے حاجت براری کا سوال کرنا' اولیاء کو الوہی خصوصیات کا متصف سمجھنا مشکل کشا' فریادرس تسلیم کرنا یہ ساری چیزیں کفر و شرک ہیں ☆ بعض بدعتیں کفر و شرک کا وسیلہ ہوتی ہیں جیسے قبروں کی تعمیر' وہاں نماز ادا کرنا' دعا کرنا ☆ بعض بدعتیں معصیت و نافرمانی کے زمرے میں آتی ہیں جیسے شادی نہ کرنا.

بدعت کی ترویج واشاعت کے اسباب:

1- علماء کی خاموشی: جب عوام' بدعات پر علماء کی خاموشی اور ان کا سکوت دیکھتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام خلاف شرع نہیں ہے' اس سے بڑھکر المیہ یہ ہے کہ بعض علماء سو دنیا کی خاطر بدعات کی ترویج واشاعت کرتے ہیں ان کا مقصد ان سادہ لوح لوگوں کی قیادت ہے جو ہر سفید چیز کو چربی اور سیاہ کو کھجور سمجھتے ہیں. 2- جاہل حکمرانوں کی طرف سے تائید وحمایت اور سرپرستی: یہ ایک حقیقت ہے کہ محفل میلاد نیز شعبان ومعراج کی بدعتیں جاہل و دنیادار حکمرانوں کے ڈنڈوں کے زور ہی پر پھیلی ہیں. 3- سنت سے جہالت وعدم واقفیت: 4- ضعیف وموضوع روایات واحادیث: اکثر اہل بدعت ضعیف موضوع ومن گھڑت روایتوں پر اعتماد کرتے ہیں جبکہ صحیح حدیثوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں. 5- بدعات کو دو حصوں: بدعت حسنہ' بدعت سیئہ میں تقسیم کے فلسفہ نے بھی بدعات کی ترویج میں کافی اہم رول ادا کیا ہے' بدعت حسنہ کے نام پر شرک وبدعات کی یلغار نے دین حنیف کی شکل وصورت ہی بدل ڈالی ہے. 6- اندھی تقلید اور ائمہ وعلماء کے بارے میں عصمت کا عقیدہ

رکھنا اور حد سے زیادہ غلو کرنا: غلو ہی وہ بنیادی سبب ہے جس سے شرک جیسے سنگین جرم کا وجود ہوا اسی لئے آپ ﷺ نے غلو وشخصیت پرستی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میری تعریف میں حد سے آگے نہ بڑھنا جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کے بارے میں حد سے آگے بڑھ گئے میں اللہ کا بندہ ہوں تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو[صحیح بخاری] 7- طلب خیر ونیکی کا بہانہ: خیر کی زیادتی ہمہ وقت خیر نہیں ہوتی بلکہ شر سے بدل جاتی ہے کوئی بھی معاملہ جب حد سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اپنے ضد کی طرف لوٹ آتا ہے' اسی لئے اللہ کے رسول ﷺ نے دین میں غلو سے روکا ہے[سنن نسائی] طبرانی کی صحیح روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی ایسا خیر نہیں ہے جس کی طرف میں نے تم لوگوں کی رہنمائی نہ کردی ہو اور کوئی ایسا شر (برائی) نہیں جس سے میں نے تم لوگوں کو منع نہ کر دیا ہو.

اہل بدعت کا انجام: 1- بدعتی کا عمل مقبول نہیں اور نہ ہی اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے جب تک وہ بدعت نہ چھوڑ دے. 2- بدعتی حوض کوثر پر نہ جا سکے گا اور نہ ہی اسے اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی. 3- بدعتی سے توبہ کی امید بہت کم ہوتی ہے کیونکہ وہ بدعت پر عمل کو کار ثواب سمجھ کر کرتا ہے اسی لئے شیطان معصیت سے زیادہ بدعت پر خوش ہوتا ہے.

چند مشہور بدعات کے نام: عید میلاد النبی (ﷺ)' شب برأت' شب معراج' رجب کے کونڈے' گیارہویں شریف' قرآن خوانی' عرس و میلے' میت کا تیجا دسواں بیسواں تیسواں چالیسواں کرنا' برتھ ڈے منانا' بزرگوں کے نام ختم دلانا' جمعہ کے تین خطبے دینا' نماز غوثیہ' قضاء عمری' صلاۃ جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھنا' شوہر کی وفات پر بیوی کا کالا کپڑا پہننا یا چوڑی توڑنا وغیرہ وغیرہ ۔

قبولیت اعمال کی شرطیں: 1- وہ عمل خالص اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (اِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَّا نَوَىَ) ترجمہ: اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی[بخاری ومسلم]

2- وہ عمل نبی اکرم ﷺ کی سنت کے موافق ہو' ارشاد نبوی ہے (مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ) جس نے ہماری شریعت سے ہٹ کر کوئی کام کیا وہ مردود (نا قابل قبول) ہے. [صحیح مسلم] چنانچہ وہی اعمال قبول کئے جائیں گے جو خالص اللہ کے لئے اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق انجام دیئے گئے ہوں. اللہ رب العالمین ہمیں آپ ﷺ کی سنتوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہر قسم کی بدعات وخرافات سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین .

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالجبيل
Jubail Da'wah & Guidance Center
Al Rajhi Bank: 1466080 10000219
www.jubail-dawah.com Info@jubail-dawah.com
Tel. 3625500 Fax. 3626600

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بدعت کی معرفت و پہچان ضروری ہے :

اللہ کے رسول ﷺ نے بدعت کو گمراہی سے تعبیر کیا ہے نیز آپ ﷺ نے ہمیشہ اتباع سنت کے ساتھ بدعات سے اجتناب کا حکم دیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ بدعتوں سے بچنے کے لئے انکی معرفت ضروری ہے، اور یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی چیز کی معرفت اس کی نقیض اور ضد کو جانے بغیر نہیں ہوتی جیسا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ لوگ آپ ﷺ سے خیر کے سلسلہ میں سوال کرتے جبکہ میں آپ سے شر کے بارے میں دریافت کرتا اس خوف سے کہ میں کہیں شر میں نہ پڑ جاؤں. [بخاری و مسلم] علماء و دعاۃ پر ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کو شرک و بدعات سے دور رہنے کی تلقین کریں اور توحید و سنت کی روشنی کی طرف بلائیں۔

بدعت کی لغوی تعریف: ہر نئی چیز کو عربی زبان میں بدعت کہا جاتا ہے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعاً مِّنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف:۹] یعنی اے پیارے رسول (ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں (بلکہ مجھ سے پہلے بھی بہت سارے رسول آ چکے ہیں) اللہ کے اسماء حسنی میں ایک نام بدیع بھی ہے ﴿بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ﴾ یعنی پہلی بار بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا.

بدعت کی اصطلاحی تعریف : دین اسلام میں ثواب کی نیت سے کسی نئی چیز کا اضافہ جس کی مشروعیت پر کوئی شرعی دلیل نہ ہو بدعت کہلاتا ہے.

مختصر تشریح: "دین اسلام" کی قید سے دنیاوی ایجادات مثلاً ہوائی جہاز، اسلحہ جات اور کمپیوٹرز وغیرہ اور ثواب کی قید سے عادات و تقالید وغیرہ خارج ہو جاتی ہیں البتہ عادات اگر دین اور ثواب سمجھ کر کی جائیں تو وہ بدعت میں داخل ہو جائیں گی اور اگر وہ شریعت کے کسی حکم سے متصادم ہوں تو ان کا چھوڑنا ضروری ہوگا، اور اگر کافروں سے لی گئی ہوں تو تشبہ کی وجہ سے ان کا کرنا حرام ہوگا.

مفاسد بدعات:

1- بدعت ہلاکت و بربادی کا سبب اور سراسر گمراہی ہے، ارشاد ربانی ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ [النور:۶۳] ترجمہ: "جو لوگ حکم رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں وہ فتنہ سے دوچار نہ ہو جائیں یا انہیں دردناک عذاب نہ پکڑ لے". ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر نکیر کرتے

ہوئے جو مسجد کوفہ میں حلقہ کی شکل میں اجتماعی تسبیح و تہلیل کر رہے تھے فرمایا: اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے اور یہ بھی کہا: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ هَلَكَتِكُمْ : یعنی اے امت محمد (ﷺ) تم کتنی جلدی ہلاک ہو گئے. عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو بہت ہی پر اثر نصیحت فرمائی جس سے سب کی آنکھیں اشکبار اور دل لرز اٹھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور امیر و خلیفہ کی سمع و طاعت کرو گرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا ایسے وقت تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنتوں کو لازم پکڑنا اور دین کے اندر بدعات و خرافات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے. [ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ]

2- بدعت درحقیقت کفر کا منبع و مرکز ہے کیونکہ بدعت ایجاد کرنے والا اپنے آپ کو قانون ساز اور اللہ کا شریک کار سمجھتا ہے کیونکہ وہ اپنے اس عمل سے اللہ احکم الحاکمین پر استدراک کرتا ہے اور وہ احکام مشروع قرار دیتا ہے جو اللہ تعالی سے چھوٹ گئے ہیں. (نعوذ باللہ من ذلک)

3- بدعت سنت کو مٹا دیتی ہے موقوف حدیث میں ہے: کوئی قوم جب کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ تعالی اس سے اس جیسی سنت چھین لیتا ہے جسے قیامت تک نہیں لوٹاتا". [سنن دارمی]

4- بدعت اختلاف و انشقاق کا دروازہ کھولتی ہے جبکہ اسلام میں اختلاف و افتراق سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے. 5- بدعت کا ایجاد کرنے والا رسول اکرم ﷺ پر خیانت کا الزام لگاتا ہے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے دین میں کوئی بدعت ایجاد کی تو گویا اس نے اللہ کے رسول ﷺ پر تبلیغ رسالت میں خیانت کا الزام لگایا، چنانچہ جو چیز اس وقت دین نہ تھی آج دین نہیں ہو سکتی .

☆ **کیا بدعتیں اچھی بھی ہوتی ہیں**: بعض لوگوں نے بدعتوں کی دو قسمیں بیان کی ہیں 1- بدعت حسنہ (اچھی بدعت) 2- بدعت سیئہ (بری بدعت) حالانکہ یہ تقسیم قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہے جسے سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں ذہن میں ہونی چاہیئے :

1- تکمیل اسلام دین اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، ارشاد ربانی ہے: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْناً﴾ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا [المائدۃ:۳] لہذا جس دین کی تکمیل اللہ رب العالمین کی طرف سے ہو چکی ہو وہ کسی نئی چیز کا محتاج ہرگز نہیں ہو سکتا.

2- اس بات کا عقیدہ رکھنا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تبلیغ رسالت کی جو ذمہ داری دی گئی تھی اسے کما

حقہ آپ نے پوری دنیائے انسانیت تک بلا کم و کاست پہنچا دیا ہے جزء ایمان ہے، اور جب آپ ﷺ نے اللہ کا ہر حکم امت تک پہنچا دیا ہے اور اس کی تمام منہیات سے لوگوں کو منع کر دیا ہے اور ہمیں ایسی روشن شاہراہ پر چھوڑ دیا ہے جس کی رات بھی مانند دن روشن و تابندہ ہے تو اب دین میں کسی نئی چیز کے اضافہ کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی.

3- شریعت سازی کا حق اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں نہ کسی مقرب فرشتے کو یہ حق دیا گیا اور نہ ہی کسی نبی و رسول کو لہذا کسی چیز کا اضافہ یا کسی حکم کو منسوخ کرنا جب کسی انسان کے اختیار میں نہیں تو پھر کس طرح نئی چیزوں کو دین قرار دیا جا سکتا ہے شریعت سازی اگر انسان کے بس کی بات ہوتی تو اللہ کی طرف سے نہ شریعتیں نازل ہوتیں اور نہ ہی انبیاء و رسل کی بعثت کا سلسلہ جاری ہوتا.

4- احادیث رسول ﷺ میں بلا تخصیص ہر بدعت کو گمراہی قرار دیا گیا ہے، ان ساری باتوں سے معلوم یہ ہوا کہ بدعت حسنہ اور سیئہ کی تقسیم غلط ہی نہیں بلکہ خود ایک گمراہی اور بدعت ہے.

ایک شبہ اور اس کا ازالہ: تراویح کی جماعت بندی کے متعلق خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ [بخاری] (یعنی کیا ہی اچھی بدعت ہے) سے اچھی اور بری بدعت کی اصطلاح وضع کی گئی ہے حالانکہ یہ استدلال سراسر باطل ہے کیونکہ تراویح آپ ﷺ کی قولی و فعلی سنت ہے، اور جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا یہ بھی آپ ﷺ کی سنت ہے آپ نے باقاعدہ تین دنوں تک جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی ہے، جس سے معلوم ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب بدعت لغوی ہے نہ کی اصطلاحی، کیونکہ بدعت کا اطلاق شریعت میں صرف ذم کے لئے ہوتا ہے یہ بات محال ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے ثابت شدہ سنت کو بدعت قرار دیں۔

بدعت کی مختلف قسمیں:

1- بدعت اعتقادی: یعنی ایسی بدعتیں جن کا تعلق اعتقاد سے ہو جیسے جہمیہ معتزلہ رافضہ، اسماعیلیہ، بوہرہ، دروز، قادیانیہ اور دیگر گمراہ و باطل فرقوں کے اقوال و عقائد وغیرہ.

2- بدعت عملی: یعنی وہ بدعت جو عبادات و اعمال سے متعلق ہو، اس کی بہت ساری قسمیں ہیں جیسے 1- بدعت حقیقی: یعنی جس کی شریعت میں کوئی اصل ہی نہ ہو جیسے اللہ کے تقرب کے لئے دنیا سے کنارہ کش ہو کر غاروں میں پناہ لے لینا، عید میلاد النبی، مراقبہ، چلہ کشی اور عرس وغیرہ 2- بدعت اضافی یعنی جو اصلا مشروع ہو لیکن کسی خاص وقت یا خاص جگہ یا خاص کیفیت میں ادا کرنے کی وجہ سے ان میں بدعت داخل ہو جاتی ہے مثال کے طور پر اجتماعی ذکر و دعا، قرآن خوانی وغیرہ 3- بدعت ترکی: یعنی کسی مشروع و ثابت شدہ چیز کو کمال دینداری و تقوی کا ڈھونگ کرتے